

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

سلسلہ خطبات جمعہ

حقیقی محبت کے کرشمے

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان
الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم والذین امنوا اشد حبالہ (آلایہ - سورۃ بقرہ)
ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں ان میں اللہ کی محبت بہت زیادہ ہوتی ہے۔

وعن انہ قال قال رسول اللہ ﷺ لا یومن احدکم حتی اکون احب
الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اپنے والدین، اولاد اور تمام
لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔

مالک و خالق کائنات کے کلام کے یہ حصے اور محبوب کے فرمان مبارک کے ذکر میں یہ عرض کرنا مقصود ہے کہ
کوئی بھی مسلمانی کا دعویٰ کرنے والا انسان اس وقت تک مسلمان نہیں بن سکتا جب تک صدق دل سے اللہ اور رسول اللہ
علیہ الصلوٰۃ سے محبت نہ کرے۔ انسانیت کا مقصد تخلیق ہی اپنے خالق کو معبود مان کر اس کی اطاعت و عبادت ہے اب
دل کی گہرائیوں سے جس سے عقیدت و محبت جب تک نہ ہو اس کی مصنوعی یا جبری اطاعت و فرمانبرداری کی کوئی وقعت
اور حیثیت نہیں وہی تابعداری اور حکم کی بجا آوری قابل قبول ہے۔ جس کی جڑیں دل کی گہرائیوں تک پہنچ چکی ہوں
اور وہاں تک رسائی حاکم و آمر کے ساتھ حقیقی محبت ہوئے بغیر ناممکن ہے۔

محبت کا فطری جذبہ:

محبت و عقیدت کا جذبہ نہ صرف عقلمندوں میں موجود ہے بلکہ غیر ذی عقل حیوانات میں بھی پایا جاتا ہے۔
گائے، بھینس، بکری کے سامنے ایک دن گھاس ڈالنے والے کو یہی بے عقل جانور دیکھتے ہی اس کی طرف لپک اور
جھک جاتا ہے۔ یہی کیفیت صرف چرند و پرند کی نہیں بلکہ درندوں کی بھی آپ کے سامنے ہے۔ شیر، بھڑیئے اور کتے کی
بھی اپنے ظاہری پالنے والے سے محبت ہو جاتی ہے۔ اسے دیکھتے ہی اس کے پاؤں سے چمٹ کر اپنے مخصوص اندز
میں عقیدت، تعلق اور محبت کا اظہار کرنے لگ جاتا ہے۔ محبت کا یہ فطری جذبہ انسان و غیر انسان تمام حیوانات میں موجود
ہے جس کا مشاہدہ ابتدائے آفرینہ میں بھی ہوا ہے۔ محبت کے لئے کسی دلیل، ٹریننگ

تربیت اور تعلیم و تعلم کی ضرورت نہیں ہوتی۔

جب محبت فکر و عقل کے سانچوں میں ڈھل جائے:

جو محبت فطری و طبعی تقاضوں کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ عقل سے ثابت ہو کہ حکم کرنے والے کا حکم بظاہر اگر تکلیف اور مشقت کا باعث ہے مگر اس میں دائمی راحت و سکون ہے وہ محبت عقلی اور اس محبت کی راہ میں اگر کہیں طبعی محبت رکاوٹ اور مانع بن جائے تو ایک سمجھدار اور بالغ النظر شخص کو اس راہ میں فطری محبت کا ٹھکرانا کوئی مشکل مسئلہ نہیں ہوتا۔ اور اس عقلی محبت کے ثمرات اور راجور سے آگاہ فرد کے لئے اس جذبہ محبت کے مقابلہ میں خوبی رشتوں، مادی و دنیاوی تعلقات سے صرف نظر کرنے میں جولذت محسوس ہوتی ہے اس کا احساس و ادراک صرف اس مقابلہ سے سرخرو اور کامیاب شخص ہی کو ہوتا ہے۔ کہ ظاہری ہارنے کے ضمن میں دنیا و آخرت کی کتنی بڑی نجات و فلاح ہے۔

محسن کی شکر گزاری:

دنیا میں کسی سے محبت کرنے کے اسباب میں سب سے اہم وجہ کسی کا احسان کرنا ہوتا ہے۔ انسان کی فطرت سلیم میں ہے کہ یہ اپنے ساتھ احسان کرنے والے سے محبت کر کے اس کا مشکور رہتا ہے۔ جو اپنے محسن کا ممنون احسان اور اس سے محبت نہ کرے اسے شریعت اور عرف عام دونوں میں ناشکر اور کیا کیا ناموں سے یاد کیا جاتا ہے حضور کا ارشاد ہے:

مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ (ترمذی)

ترجمہ: ”جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا نہ کیا“

صمیم قلب اور اخلاص سے شکریہ ادا کرنے کے ساتھ محبت کا پیدا ہونا بھی لازمی ہے۔ ورنہ یہ انسان بھی اولئک کا لانعام بل ہم اضل (سورۃ اعراف) ترجمہ: یہ لوگ جانوروں (چوپایوں کی مانند ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ حد درجہ گمراہ کا مصداق بن جائے گا۔ کہ چوپایہ درندہ تو اپنے مالک کے احسان کے بدلے ممنونیت کا اظہار کر دیتا ہے اور انسان اس سے بھی کم درجہ ہو کر ناشکری کرنے لگ جاتا ہے۔

کارخانہ عالم نعمتوں سے بھرادر ستر خوان ہے:

کائنات اور اس کی نعمتوں میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سارا کارخانہ عالم نعمتوں سے بھرپور دسترخوان اللہ جل شانہ نے انسان کے لئے بچھایا ہوا ہے۔

وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ (سورۃ نمل) ”اور جو نعمتیں تمہارے پاس ہیں وہ سب اللہ کی طرف سے ہیں“
وَأَنْ تَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا تَحْصُوهُا (سورۃ ابراہیم) ”اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو تمام کے تمام نہ گن سکو گے“

جیسے خود اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: وَلَوْ أَنَّ مَافِي الْأَرْضِ شَجَرَةً أَقْلَامٌ

وَالْبَحْرُ يَمْدُهُ سَبْقُهُ أَبْحَرُ مَا نَفَدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ الْخَبْرُ

ترجمہ: اور جتنے درخت زمین بھر میں ہیں اگر وہ سب قلم بن جائیں اور یہ جو سمندر ہے اس کے علاوہ سات سمندر اور ہو جائیں تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی۔ (پارہ-۲۱، سورہ لقمن-آیت ۲۷)

بعض مفسرین کے مطابق کلمات اللہ سے مراد اللہ کی نعمتیں ہیں۔ ان نعمتوں کے گننے میں اگر کوئی لگ جائے تو زندگیاں ختم ہو جائیں گی، گننے کے اسباب ناپید ہو جائیں گے مگر ان نعمتوں کو شمار کرنے کے احاطہ میں لانا پھر بھی ناممکن بلکہ محال ہے۔ فانی دنیا کے فانی احسان کے صلہ میں محبت کو لازم تصور کیا جاتا ہے۔ تو اس عظیم محسن حقیقی جبکہ دنیوی احسانات اور منافع کا سرچشمہ بھی وہی ذات اقدس ہے اس کے بے پناہ احسانات کے جواب میں اسے محبوب نہ ماننے سے بڑھ کر گناہ اور جرم اور کیا ہوگا۔

اللہ کی محبت تب حاصل ہوگی جب ہمارا دل دنیا اور اس کے علاوہ اور اشیاء کی محبتوں سے خالی ہو جائے۔ اللہ کی محبت کے لئے ضروری ہے کہ دنیا و مافیہا کی آلائشوں اور ساز و سامان سے محبت کو دل سے باہر پھینک دیا جائے حضور ﷺ نے دنیا مومن کے لئے جیل خانہ اور کافر کے لئے جنت قرار دی ہے۔ تو کیا ایسا فائر العقل انسان ہوگا جسے جیل کہا جائے اسے اپنی محبت و عقیدت کا مرکز بنا کر دل میں اس کے حاصل کرنے کی خواہش لے کر پھرتا رہے۔ عرف عام میں ایسے فرد کو صرف مجنون ہی کے نام سے پکارا جاسکتا ہے۔ محبت ہو تو ایسے محبوب سے ہو جس کو فنا اور زوال نہ ہو۔ جو باقی ہے وہ تو صرف اللہ ہی کا نام اور ذات ہے۔ باقی تمام دنیاوی اشیاء جن کو قرآن نے متاع کا نام دے کر متاع الدنیا قلیل کے خوبصورت الفاظ پہنائے نیست و نابود ہوتا ہے۔ حسرت و افسوس ہو ہمارے عقول پر کہ ہم فانی کو باقی پر ترجیح دیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: زین للناس حب الشهوات من النساء والنبيين والقناطر المقنطرة من الذهب والفضة والخيل المسومة والانعام والحرث ذالك متاع الحیوة الدنیا واللہ عندہ حسن المآب۔ (ال عمران) ”پسندیدہ چیزوں کی محبت لوگوں کے لئے مزین کر دی گئی ہے (یعنی مرغوب و محبوب چیزوں کی محبت نے لوگوں کو فریفتہ کیا ہے) جیسے عورتیں اور بیٹے اور جمع کئے ہوئے (مال و دولت) خزانے سونے اور چاندی کے اور نشاندہ ارگھوڑے اور مویشی اور کھیتی۔ یہ دنیا کی زندگی میں فائدہ اٹھانے کا سامان ہے اور اچھا ٹھکانہ اللہ ہی کے پاس ہے“

یعنی مستقل نجات و فلاح ان اشیاء کے حصول میں نہیں دنیا کی زندگی جو چند روزہ عارضی اور فانی ہے اسی مختصر دورانیہ کے دوران تو ان سے فائدہ حاصل کر سکتے ہو۔ مستقل اور کامیاب زندگی آخرت کی ہے اور وہ صرف اللہ سے محبت اس کی خوشنودی اور قرب سے حاصل ہو سکتی ہے۔ ان مذکورہ اشیاء سے محبت دنیاوی زندگی گزرانے کے لئے لازمی ہے مگر یاد رہے کہ یہ تعلق صرف دنیا میں مختصر عرصہ گزرانے کی غرض تک ہو۔ مطیع نظر اللہ کی اطاعت اور اس کے احکامات کی بجا آوری ہو۔ (جاری ہے)